THE SCHOLAR
ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
ISSN: 2413-7480 (Print)
ISSN: 2617-4308 (Online)
DOI: 10.29370/siarj
Journal home page: https://siarj.com

پاکستانی معاشرے میں تنازعات کے پُرامن حل میں خواتین کی شراکت اسلامی تعلیمات اور پائیدار ترقی کے اہداف(SDG-5)اور (SDG-16) کے تناظر میں ایک تحقیقاتی مطالعہ

WOMEN'S CONTRIBUTION TO THE PEACEFUL RESOLUTION OF CONFLICTS IN PAKISTANI SOCIETY :A RESEARCH STUDY IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS AND THE SUSTAINABLE DEVELOPMENT GOALS (SDG-5 AND SDG-16)

Nida Sohail
Email: nidasohailislam2007@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0000-5780-5879

Research Scholar, (Independent)
Karachi, Pakistan.

To cite this article:
Sohail, Nida. "WOMEN'S CONTRIBUTION TO THE PEACEFUL RESOLUTION OF CONFLICTS IN PAKISTANI SOCIETY: A RESEARCH STUDY IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS AND THE SUSTAINABLE DEVELOPMENT GOALS (SDG-5 AND SDG-16)." *The Scholar Islamic Academic Research Journal* 11, No. 2 (December 2025).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 11, No. 2||July -December 2025|| P. 99- 119
DOI:	10.29370/siarj/issue21urduar4
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2025-12-24
Journal Indexed by:	DOAJ |AIL| Almanhal |National Library of Australia |Academia, |DRJI |WorldCat |SCILIT |Gale| The Internet Archive|10-A Digital Library||Harvard Library E-Journals|-Library | University of Ottawa| ScienceGate| NAVER Academic, Asian Digital Library| Tehqeeqat, |SEMANTIC SCHOLAR | Publon| Repository |Globethics| EuroPub database| Cornell University Library | Advanced Sciences Index

CC BY NC SA

Open Access

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

پاکستانی معاشرے میں تنازعات کے پُرامن حل میں خواتین کی شراکت اسلامی تعلیمات اور پائیدار ترقی کے اہداف(SDG-5)اور (SDG-16) کے تناظر میں ایک تحقیقاتی مطالعہ

WOMEN'S CONTRIBUTION TO THE PEACEFUL RESOLUTION OF CONFLICTS IN PAKISTANI SOCIETY: A RESEARCH STUDY IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS AND THE SUSTAINABLE DEVELOPMENT GOALS (SDG-5 AND SDG-16)

Nida Sohail

ABSTRACT:
The paper discusses the role of women in resolving conflicts within the Pakistani society in the context of the combined framework of Islamic teachings and UN SDGs 5 (Gender Equality) and 16 (Peace, Justice, Strong Institutions). The integration of Quranic texts, Sunnah, Islamic jurisprudence, policy documents, and empirical examples (case studies) of the secondary sources and ADR study indicates that women are not sufficiently represented in the formal structures of peace despite their successful roles in the grassroots in mediation and counter-radicalization of communities, as well as their participation in resolving family disputes. The social trust, moral authority, and networks of the women make it possible to have better mediation that supports the Islamic principles such as Islah-Bayn-Al-Nas (reconciliation), shared responsibility (wilayah), and justice (Adl-wa-Ihsan). However, there are still institutional loopholes that reduce the effectiveness of their impact in the official decision-making process and prevent SDG objectives based on inclusive governance. The paper based on the strategic position of Umm Salamah (RA) throughout

the Treaty of Hudaybiyyah, justifying the legitimacy of women as an Islamic basis in peace building. It finds that sustainable peace does necessitate institutionalizing the role of women in ADR, peace committees, and policy through gender-sensitive reforms, jirga system reforms, implementation of UNSCR 1325 and a funded National Action Plan. Blending Islamic principles with international paradigms makes women the strategists of justice and unity in Pakistan.

KEYWORDS: Women Peacebuilding, Conflict Resolution Pakistan, Islamic Dispute Resolution, Women Mediators ADR, SDG 16 Gender Equality

کلیدی الفاظ: عورتوں کی امن سازی, تنازعات کا حل پاکستان, اسلامی تنازعہ حل, عورتوں کی ثالثی ADR, ایس ڈی جی 16 صنفی مساوات

تعارف وپس منظر:

1.1. تعارف: پاکستان میں تنازعات کا کثیر الجہتی منظر نامہ:

معاشرہ انسانی زندگی کا بنیادی ڈھانچہ ہے جو تعاون، ہمدردی، انصاف اور باہمی احترام کے اصولوں پر قائم ہوتا ہے۔ تاہم ہر معاشرے میں مختلف مفادات، ثقافتی فرق اور سماجی ناہمواریوں کی بنا پر تنازعات (Conflicts) پیدا ہوتے ہیں۔ تنازع انسان کی فطری جبلتوں کا حصہ ہے، مگر اس کا پرامن حل ہی ترقی یافتہ اور مہذب معاشرے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اسلام، جو دینِ فطرت ہے، نے انسانی اختلافات کے حل کے لیے عدل، مشاورت، عفو، صلح، اور خیر خواہی کے اصولوں پر مبنی ایک مکمل نظامِ حیات پیش کیا ہے۔

پاکستان میں تنازعات کا منظر نامہ انتہائی پیچیدہ اور کثیر الجہتی ہے، جس کی جڑیں کئی سماجی، سیاسی اور تاریخی عوامل میں پیوست ہیں۔ تحقیق یہ واضح کرتی ہے کہ یہاں پائے جانے والے مختلف تنازعات جن میں انتہا پسندی، فرقہ واریت، قبائلی رنجشیں، لسانی تفریق، اور سیاسی عمل سے جنم لینے والے اختلافات شامل ہیں وہ الگ تھلگ وجود نہیں رکھتے بلکہ

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

ایک دوسرے سے گڈ مڈ ہو چکے ہیں یہ کثیر الجہتی تنازعات نہ صرف معاشرے کو تباہ کرتے ہیں بلکہ خواتین کی زندگیوں پر غیر متناسب اور کثیر الجہتی اثرات مرتب کرتے ہیں[1]

خواتین تنازعات کے دوران صنفی بنیاد پر تشدد، نقل مکانی (IDPs)، اور سماجی ونفسیاتی صدموں کا سامنا کرتی ہیں۔ ملک کے اندرونی تنازعات جیسے کہ دہشت گردی اور انتہا پسندی نے خاص طور پر خیبر پختونخوا اور فاٹا کے علاقوں میں تعلیم، معاشی مواقع، اور انصاف تک خواتین کی محدود رسائی کو مزید ختم کر دیا ہے، جس سے خواتین انتہا پسند ایجنڈوں کے منفی اثرات کا شکار ہوئی ہیں[2]۔ چونکہ خواتین کسی بھی آبادی کا نصف حصہ ہوتی ہیں، اور تنازعات کے بعد ان کی تعداد آبادی میں عموماً بڑھ جاتی ہے، اس لیے پائیدار امن کی کوئی بھی حکمت عملی ان کے مصائب کو حل کیے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی.[2]

ایسے حالات میں اسلام کے اصولِ صلح ومشاورت کو اختیار کرنا نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی کے لیے ضروری ہے بلکہ پائیدار ترقی کے عالمی اہداف کے مطابق بھی ہے۔

1.2. عالمی سطح پر امن، خواتین، اور سلامتی (WPS) کا ایجنڈا:

عالمی سطح پر، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1325 (UNSCR 1325) نے امن سازی اور تنازعات کے حل کے عمل میں خواتین کی شمولیت کو ایک لازمی عنصر کے طور پر تسلیم کیا[3]۔ یہ اعتراف کئی مطالعات کی بنیاد پر کیا گیا ہے جو واضح کرتے ہیں کہ امن عمل میں خواتین کی بامعنی شمولیت نہ صرف جمہوریت کو فروغ دیتی ہے بلکہ امن کی پائیداری اور معیار کو بھی نمایاں طور پر بڑھاتی ہے[4]۔ اعداد و شمار کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین اور سول سوسائٹی کے گروہوں کی ٹھوس شمولیت سے امن معاہدوں کے ناکام ہونے کا امکان 64 فیصد تک کم ہو جاتا ہے،[5] اور ایسے معاہدوں کے کم از کم پندرہ سال تک چلنے کا امکان 35 فیصد زیادہ ہوتا ہے[6]۔ یہ تاثیر اس حقیقت سے

[1] Babar Ali and Ayesha Tassawar, “War on Terror Impacts on Social Fabric: Intra-State Sectarianism and Social Cohesion in Pakistan,” 15.33.
[2] “Impact of Violent Extremism on Girls’ Schools in Khyber Pakhtunkhwa,” 1.27.
[3] “Resolution 1325 (2000),” 3.
[4] Piia Bränfors, “International Interactions.”
[5] Un women 2015.
[6] UN women 2015.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

منسوب ہے کہ خواتین مندوبین اکثر سیاسی اصلاحات، انسانی حقوق، اور سماجی انصاف پر مبنی زیادہ شقیں امن معاہدوں میں شامل کرتی ہیں، اور ان کے سول سوسائٹی کے ساتھ مضبوط روابط ان شقوں کے بہتر نفاذ کو یقینی بناتے ہیں[7]

پاکستان میں خواتین کی امن سازی کی کوششوں کو عالمی WPS فریم ورک کے تحت دیکھنے کی ضرورت ہے، تاکہ ان کی کامیابیوں کو قومی سطح پر ادارہ جاتی شکل دی جاسکے اور عالمی سطح پر موجود رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے[8]

1.3. پاکستان میں پالیسی فریم ورک اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں SDG-5 اور SDG-16 کا ربط:

پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) میں، "SDG-16 امن، انصاف، اور مضبوط اداروں" کی فراہمی پر زور دیتا ہے، جس میں تمام افراد کے لیے انصاف تک رسائی اور موثر، جواب دہ، اور شمولیاتی اداروں کی تعمیر شامل ہے۔ اس ہدف کو (SDG-5 صنفی مساوات) کے ساتھ قریبی طور پر جوڑا گیا ہے، کیونکہ صنفی مساوات کی عدم موجودگی میں کوئی بھی معاشرہ پائیدار ترقی کے دیگر اہداف، بشمول امن اور انصاف، کو حاصل نہیں کر سکتا[9]

حکومت پاکستان نے پائیدار ترقی کے بین الاقوامی ایجنڈے کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کیا ہے اور اپنے ملکی ترقیاتی فریم ورک، ویژن 2025، کو SDGs کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ ویژن 2025 میں امن، سلامتی، قانون کی حکمرانی، اور سماجی انصاف کو کلیدی محرکات (Enablers) کے طور پر شامل کیا گیا ہے[10]۔ اگرچہ یہ پالیسی سطح پر ایک مضبوط عزم ظاہر کرتا ہے، لیکن عملی عملدرآمد میں کئی چیلنجز حائل ہیں۔ مثال کے طور پر، UNSCR 1325 کے لیے قومی ایکشن پلان (NAP) کو تیار کرنے کی سول سوسائٹی کی کوششیں طویل عرصے سے رک چکی ہیں، اور اس فریم ورک کو نافذ کرنے میں مالی وسائل کی کمی اور صنفی مساوات کے لیے مجموعی سماجی مزاحمت بڑی رکاوٹیں ہیں[11].

---

[7] Babar Ali and Ayesha Tassawar, "War on Terror Impacts on Social Fabric: Intra-State Sectarianism and Social Cohesion in Pakistan."

[8] "Pakistan's National Action Plan on Women, Peace and Security (UNSCR 1325)"

[9] "United Nations Sustainable Development Goals."

[10] "Pakistan Vision 2025 (Gender Equality and Women's Development)."

[11] "Women, Peace, and Security in Pakistan."

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

یہاں ایک اہم تجزیاتی ربط یہ سامنے آتا ہے کہ پاکستان میں خواتین کی امن سازی صرف "جنگ کے بعد" کی سرگرمی نہیں ہے، بلکہ یہ سیاسی، فرقہ وارانہ، اور انتہا پسند تنازعات کے دوران خدمات فراہم کرنے اور انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کی کوششیں ہیں۔اس کردار کی اہمیت SDG-16 کے تحت مطلوبہ موثر، لچکدار، اور انسانی تحفظ پر مبنی ادارہ جاتی ردعمل کے تناظر میں واضح ہوتی ہے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق بھی خواتین کی یہ شمولیت عدل و مساوات اور سماجی امن کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ گواہی دو، چاہے وہ اپنے قریبی رشتہ دار کے خلاف ہو۔[12] اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خواتین سمیت ہر فرد کو سیاسی یا سماجی تنازعات کے دوران انصاف اور امن سازی میں فعال کردار ادا کرنے کی اجازت ہے۔اسی طرح نبی ﷺ کی حدیث میں بیان ہوا ہے: "مومن وہ ہے جو دوسرے کے لیے امن اور تحفظ کا ذریعہ ہو۔[13]" اس حدیث کے مطابق خواتین کی امن سازی میں حصہ لینا اسلام میں ایک سماجی ذمہ داری اور معاشرتی تحفظ کے دائرہ کار میں آتا ہے، اور یہ اقدامات معاشرتی استحکام اور پائیدار امن کے قیام میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

انصاف کے نظام کی ناکامی خواتین سمیت کمزور طبقات کو متبادل، مگر اکثر صنفی طور پر متعصب اور نقصان دہ، روایتی نظاموں (جیسے جرگہ) کی طرف دھکیلتی ہے۔اس طرح، SDG-16 کی کمزوری براہ راست SDG-5 کے تحت خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی کا سبب بنتی ہے۔

1.4. SDG-5 اور SDG-16 کے تحت تنازعات کے حل میں خواتین کی شمولیت کا تجزیاتی ربط:

SDG ہدف (Goal)	مطلوبہ کارکردگی کا اشارہ (Required Performance Indicator)	پاکستانی سیاق میں موجودہ صورتحال (Current Situation in Pakistani Context)	پالیسی کا اثر (Policy Implication on PCR)
SDG 5.1	فیصلہ سازی میں خواتین کی نمائندگی [19]	WPS NAP پر عملدرآمد جمود کا شکار ہے؛ ADR اور Lady Complaints Units میں	رسمی اور غیر رسمی تنازعات کے حل کے اداروں کی شمولیت کو یقینی بنانا۔

[12] Tarjuma-e-Ma'ani al-Qur'an al-Karim, Surah An-Nisa, Ayat 135.
[13] Jami' at-Tirmidhi, Hadith 2627.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

	نمائندگی بڑھ رہی ہے[14, 20] .		
انصاف کے نظام کو صنفی حساس بنا کر روایتی نظاموں کے ظلم سے تحفظ فراہم کرنا۔	رسمی نظام مہنگا اور ناکافی ہے؛ جرگہ جیسے روایتی نظام خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں[17] .	مؤثر قانونی اور انصاف کے اداروں تک رسائی [9]	SDG 16.3

اسلامی تعلیمات کے تناظر میں تنازعات کا حل:

2.1. عدل اور مساوات کا اسلامی تصور:

اسلامی تعلیمات تنازعات کے حل اور سماجی انصاف کی فراہمی میں ایک مضبوط نظریاتی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔اسلام میں انصاف ('العدل') کو مرکزی اور بنیادی اصول کی حیثیت حاصل ہے۔قرآن واضح طور پر ایمان والوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ عدل کو قائم رکھیں، چاہے وہ ان کے اپنے، والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو[14]۔ اللہ تعالیٰ انصاف کو پسند کرتا ہے[15] لہٰذا اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام انسانوں کے لیے انصاف کے اصول لاگو ہوں، اور اسلام نے خواتین کو بھی انصاف فراہم کرنے کی تلقین کی ہے۔[16]

اسلام کی آمد سے قبل، خواتین کو معاشرے میں حقیر سمجھا جاتا تھا اور ان کے ساتھ ظلم و ستم ہوتا تھا[17]۔ اسلام نے ملازم خواتین کو بھی عزت اور احترام کے ساتھ تمام بنیادی حقوق عطا کیے[18]۔

تنازعات کی روک تھام اور حل کا عمل فرد اور خاندان کی سطح سے شروع ہوتا ہے۔ایک پرامن معاشرے کی بنیاد ایک صحت مند خاندان ہے، جہاں افراد کو باہمی تعلقات کی اہمیت اور تنازعات کے غیر متشدد حل کی مہارتیں سکھائی جاتی ہیں۔ خاندانی سطح پر تنازعات کے حل کے لیے، قرآن ثالثی (Hakam) کی اہمیت پر زور دیتا ہے، خاص طور پر طلاق کے معاملات میں، جہاں ازدواجی تعلقات کو مناسب طریقے سے برقرار رکھنے یا اچھ

---

[14] Tarjuma-e-Ma'ani al-Qur'an al-Karim, Surah An-Nisa, Ayat 135.
[15] 15. Tarjuma-e-Ma'ani al-Qur'an al-Karim, Surah At-Tawbah, Ayat 4.
[16] Tarjuma-e-Ma'ani al-Qur'an al-Karim, Surah An-Nisa, Ayat 135.
[17] Ar-Rahiq al-Makhtum, p. 68.
[18] Sunan Abu Dawud, Hadith 5156.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

طریقے سے ختم کرنے کے لیے ثالثوں کی ضرورت ہوتی ہے۔[19] یہ ثالثی کا اصول ایک وسیع فریم ورک فراہم کرتا ہے جس میں خواتین، خاص طور پر خاندانی مسائل کی حساسیت سے واقفیت کی بنیاد پر، کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں۔

2.2. اسلامی قانونی روایت میں عدل و مساوات کے اصول اور تنازعات کے حل میں خواتین کا کردار:

اسلام میں انصاف (العدل) کو ایک بنیادی اور ہمہ گیر سماجی اصول کی حیثیت حاصل ہے، جو صرف عدالتی فیصلوں تک محدود نہیں بلکہ پورے معاشرتی نظم کو منصفانہ اور متوازن بنانے کا تقاضا کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ [20]، جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ عدل اسلام میں اجتماعی امن، سماجی ہم آہنگی اور کمزور طبقات، خصوصاً خواتین، کے تحفظ کی بنیاد ہے۔ مزید برآں، اللہ تعالیٰ خود کو ظلم سے پاک قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے: وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ[21] اور وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا[22] جو اس امر کو واضح کرتا ہے کہ انصاف مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں دینی حق ہے۔ یہی تصور اقوامِ متحدہ کے SDG-16 سے ہم آہنگ ہے، جو مؤثر، شفاف اور انسانی تحفظ پر مبنی اداروں کے قیام اور انصاف تک مساوی رسائی پر زور دیتا ہے۔ اس تناظر میں خواتین کی امن سازی، تنازعات کے حل اور سماجی انصاف میں شمولیت نہ صرف اسلامی تعلیمات کا عملی مظہر ہے بلکہ SDG-16 کے مقاصد کو قومی سطح پر مؤثر انداز میں حاصل کرنے کا ایک مضبوط اخلاقی اور مذہبی جواز بھی فراہم کرتی ہے۔

جدید متبادل تنازعات کے حل (ADR) کے نظام میں خواتین کی شمولیت، بالخصوص خاندانی اور مالی تنازعات میں، درحقیقت حکم (ثالث) کے کردار کی جدید عملی شکل ہے، جس پر اعتراضات نہیں اٹھائے جاتے ہیں۔ یہ لچک خواتین کو ADR میں شامل کرنے کی حکومتی کوششوں (SDG-16) کو ایک مضبوط مذہبی و قانونی جواز فراہم کرتی ہے۔

[19] Surah An-Nisa, Ayat 35.
[20] Surah An-Nahl, Ayat 90
[21] Surah Aal-e-Imran, Ayat 108.
[22] Surah Al-Kahf, Ayat 49.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

قرآنِ مجید نے خواتین کی گواہی کو وراثت سمیت مالی معاملات میں نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اسے باقاعدہ عدالتی و قانونی نظام کا حصہ بنایا ہے، جیسا کہ سورۃ البقرہ میں مالی معاملات میں گواہوں کی ہدایت سے واضح ہوتا ہے۔ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ۔[23] یہ قرآنی اصول اس حقیقت کی دلیل ہے کہ اسلام خواتین کو معاشی حقوق، قانونی تحفظ، اور عدل و مساوات سے محروم نہیں کرتا بلکہ انہیں ایک ذمہ دار اور معتبر فریق کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ وراثت جیسے حساس اور مالی نوعیت کے معاملات میں خواتین کی قانونی شمولیت اس بات کی عکاس ہے کہ اسلامی شریعت نے صنفی انصاف کو عملی شکل دی ہے۔ یہی اصول اقوامِ متحدہ کے SDG-5 (Gender Equality) کے اس ہدف سے ہم آہنگ ہے جو خواتین کو معاشی حقوق، قانونی شناخت، اور انصاف تک مساوی رسائی فراہم کرنے پر زور دیتا ہے۔ اس طرح اسلامی تعلیمات نہ صرف صنفی مساوات کے عالمی اہداف سے متصادم نہیں بلکہ انہیں فکری اور عملی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

2.3. روایتی رواجوں (Jirga) کا اسلامی اصولوں سے تضاد:

پاکستان میں، خاص طور پر قبائلی اور پدرسری علاقوں میں، روایتی تنازعات کے حل کے نظام جیسے جرگہ اور پنچایت مقبول ہیں، کیونکہ یہ فوری، قابل رسائی، اور کم لاگت والا انصاف فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان کی سپریم کورٹ نے واضح کیا ہے کہ جرگہ اور پنچایت جیسے روایتی نظام آئین، انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے، ICCPR سول وسیاسی حقوق، اور CEDAW خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کا کنونشن کی **خلاف ورزی کرتے ہیں، کیونکہ یہ نظام قانون کی جگہ لے کر انسانی اور خاص طور پر خواتین کے بنیادی حقوق کو متاثر کرتے ہیں**[24]

2.4. جرگہ بطور ایک روایتی تنازعاتی نظام:

بنیادی طور پر مردوں پر مشتمل اجتماع ہے جو ثقافتی اقدار، خصوصاً پشتونولی، کی بنیاد پر فیصلے کرتا ہے۔ ان فیصلوں

[23] Surah Al-Baqarah, Ayat 282.
[24] Supreme Court: Jirga and Panchayat System Declared Unconstitutional and Against International Commitments.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

میں خواتین کی رائے، خود مختاری اور قانونی حیثیت کو اکثر مکمل طور پر نظرانداز کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں جبری شادیاں، غیرت کے نام پر قتل اور سوارہ جیسی غیر انسانی رسومات کو جائز قرار دیا جاتا ہے۔ یہ روایات نہ صرف انسانی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات سے بھی صریحاً متصادم ہیں۔ قرآنِ مجید واضح طور پر جبری شادی کی ممانعت کرتا ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَحِلُّ لَكُمۡ أَن تَرِثُواْ ٱلنِّسَآءَ كَرۡهٗاۖ وَلَا تَعۡضُلُوهُنَّ

"اے ایمان والو! تمہارے لیے جائز نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔[25]

اسی طرح اسلام انسانی جان کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیتا ہے:

مَن قَتَلَ نَفۡسَۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ أَوۡ فَسَادٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعٗا

"جس نے ایک جان کو ناحق قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا۔[26]

اس کے باوجود جرگہ کے فیصلے ان قرآنی احکامات کو نظرانداز کرتے ہوئے خواتین کو تنازعات کے حل کا ذریعہ بنا دیتے ہیں، جو اسلام میں عدل، رضامندی اور انسانی وقار کے تصور کے سراسر خلاف ہے۔ ماہرینِ قانون اور اسلامی اسکالرز اس امر پر متفق ہیں کہ جرگہ کے یہ غیر شرعی اور غیر آئینی طریقہ کار یا تو مکمل طور پر قومی اور اسلامی قانون کے تابع کیے جائیں یا انہیں ختم کر دیا جائے۔[27] بصورت دیگر، پاکستان کے رسمی عدالتی نظام کی کمزوریاں ان غیر رسمی نظاموں کو تقویت دیتی رہیں گی، جس سے اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے ہدف SDG-16 (انصاف اور مضبوط ادارے) کے حصول میں رکاوٹ پیدا ہو گی اور خواتین کے حقوق کی مسلسل پامالی کا سلسلہ جاری رہے گا۔[28]

حصہ سوم: تنازعات کے حل میں پاکستانی خواتین کی عملی شراکت اور کامیابیوں کا تجرباتی جائزہ

---

[25] Surah An-Nisa, Ayat 19.
[26] Surah Al-Ma'idah, Ayat 32.
[27] Gender and Human Rights in Islam and International Law: Equal before Allah, Unequal before Man.
[28] HRCP (2020).

Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

3.1. گراس روٹ سطح پر خواتین کی کمیونٹی ثالثی اور امن سازی:

پاکستانی خواتین نے رسمی امن عمل میں کم نمائندگی کے باوجود، گراس روٹ سطح پر تنازعات کے حل اور امن سازی میں ایک لچکدار اور مضبوط سول سوسائٹی کے ذریعے غیر معمولی شراکت کی ہے۔ یہ تنظیمیں نہ صرف جانوں کے ضیاع کو روکنے کی کوششیں کر رہی ہیں بلکہ متاثرہ برادریوں کو ضروری خدمات فراہم کرنے اور پالیسی اصلاحات کی وکالت کرنے میں بھی مصروف ہیں۔[29]

اعتماد پر مبنی ثالثی کے ماڈلز: خواتین کی ثالثی کی سب سے بڑی طاقت رسمی اختیار کے بجائے مقامی کمیونٹیز میں کئی دہائیوں کے کام کے ذریعے حاصل کیا گیا 'اعتماد' اور 'ساکھ' ہے۔ یہ اعتماد انہیں ایک غیر جانبدار ثالث کا مقام دیتا ہے، جس کی وجہ سے وہ متحارب گروہوں اور حتیٰ کہ حکومت اور انتہا پسند گروپوں کے درمیان بات چیت کو آسان بنانے میں کامیاب ہوتی ہیں[33]۔ ان کی حکمت عملیوں میں مخالف گروہوں کے درمیان "ٹیبل ٹاکس" کا اہتمام کرنا، فورمز کا آغاز کرنا، اور شوریٰ میں خواتین کی شمولیت کے لیے وکالت شامل ہے۔

جیسے فرمان باری تعالی ہے۔

وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما 30

اعتماد پر مبنی ثالثی کے ماڈلز اسلامی تصورِ **اصلاحِ ذات البین** سے ہم آہنگ ہیں، جہاں تنازعات کے حل میں رسمی اختیار کے بجائے اخلاقی ساکھ اور سماجی اعتماد کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

قرآن مجید اصلاحِ معاشرہ کو ایک اعلیٰ اخلاقی عمل قرار دیتا ہے

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ .31

یہ قرآنی اصول اس بات کی واضح دلیل ہے کہ معاشرتی تنازعات کے حل میں کردار ادا کرنا، خواہ وہ رسمی، ریاستی سطح پر ہو یا کمیونٹی کی بنیاد پر مرد و عورت دونوں کا اسلامی فریضہ ہے۔

جبکہ امانت کو اجتماعی ذمہ داری کی بنیاد بتاتا ہے۔

[29] Women, Peace, and Security in Pakistan.
[30] Tarjuma-e-Ma'ani al-Qur'an al-Karim, Surah Al-Hujurat, Ayat 9.
[31] Tarjuma-e-Ma'ani al-Qur'an al-Karim, Surah An-Nisa, Ayat 114.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

إِنَّ ٱللَّهَ يَأۡمُرُكُمۡ أَن تُؤَدُّواْ ٱلۡأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهۡلِهَا وَإِذَا حَكَمۡتُم بَيۡنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحۡكُمُواْ بِٱلۡعَدۡلِۚ [32]

یہ آیت خواتین کی کمیونٹی ثالثی کو نہ صرف جائز بلکہ باعث اجر بھی قرار دیتی ہے۔

3.2 انتہا پسندی کا مقابلہ (Counter-Radicalization):

اسلام نے فساد فی الارض کو سنگین جرم قرار دیا ہے ۔ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ[33]

پاکستان میں خواتین، خاص طور پر ماؤں اور کمیونٹی رہنماؤں نے، انتہا پسندی کے خلاف جو کردار ادا کیا ہے وہ اسی قرآنی اصول کی عملی تعبیر ہے۔ اسلامی معاشرت میں ماں کو اخلاقی تربیت کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

اسی فکری و عملی تناظر میں ڈاکٹر فرحت ہاشمی، جو ایک معروف ادارے الہدیٰ انٹرنیشنل کی بانی ہیں خواتین کو قرآن و سنت کی روشنی میں اخلاقی تربیت، سماجی ذمہ داری، اور مثبت معاشرتی کردار کی ترغیب دیتی ہیں۔ ان کی اور ان جیسی دیگر مبلغات وداعیانِ اسلام کی دعوتی و تعلیمی کوششوں نے خواتین کو محض نجی دائرے تک محدود رکھنے کے بجائے انہیں ایک باخبر، باکردار، اور اصلاح پسند سماجی قوت کے طور پر ابھارا ہے، جو انتہا پسندی، فکری گمراہی، اور سماجی تنازعات کے پر امن حل میں حصہ ڈال سکتی ہیں۔[34]

یہ اسلامی فکری تربیت خواتین کی امن سازی کی صلاحیتوں کو تقویت دیتی ہے، خاص طور پر ایسے پدر سری معاشروں میں جہاں ماؤں اور خواتین کی آواز کو اخلاقی وزن اور سماجی قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی اور سول سوسائٹی کی تنظیموں نے ماؤں کو انتہا پسندی کی روک تھام میں کلیدی کردار ادا کرنے کے لیے با اختیار بنایا ہے، جو نہ صرف اسلامی تصورِ **امر بالمعروف و نہی عن المنکر** بلکہ SDG-16 کے تحت مطلوبہ جامع، انسانی تحفظ پر مبنی، اور لچکدار امن کے ادارہ جاتی ردِ عمل کی عملی مثال بھی ہے۔ اس طرح خواتین کی گراس روٹ ثالثی اور فکری قیادت اسلامی اصولوں اور عالمی ترقیاتی اہداف کے درمیان ایک مضبوط عملی ربط قائم کرتی ہے۔

---

[32] Tarjuma-e-Ma'ani al-Qur'an al-Karim, Surah An-Nisa, Ayat 58.
[33] Tarjuma-e-Ma'ani al-Qur'an al-Karim, Surah Al-Baqarah, Ayat 205.
[34] Quran for All (Al-Huda Int.).

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

3.3. رسمی اور نیم رسمی تنازعات کے حل (ADR) میں خواتین کا کردار:

چونکہ پاکستان کا رسمی عدالتی نظام اکثر کمزور اور مہنگا ہے، متبادل تنازعات کا حل (ADR) تیزی سے مقبول ہو رہا ہے، خاص طور پر خاندانی تنازعات، وراثت، اور بچوں کی تحویل جیسے معاملات میں، جہاں خواتین مؤثر طریقے سے ثالثی کر سکتی ہیں[35]۔

3.4 رسمی اور نیم رسمی تنازعات کے حل (ADR) میں خواتین: اسلامی تصورِ عدل و احسان اور SDG-5 & SDG-16 کا تقابلی تجزیہ:

اسلامی تعلیمات میں انصاف کو محض ایک عدالتی عمل کے بجائے ایک جامع سماجی اور اخلاقی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے، جس میں رحمت، احسان، اور کمزور طبقات کے تحفظ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید واضح طور پر حکم دیتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ 36

یہ قرآنی اصول اس بات کی بنیاد فراہم کرتا ہے کہ تنازعات کے حل میں صرف قانونی فیصلے نہیں بلکہ انسانی وقار، سماجی ہم آہنگی، اور اخلاقی ذمہ داری کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔

پاکستان میں رسمی عدالتی نظام کی سست روی، مہنگائی، اور محدود رسائی کے باعث متبادل تنازعات کے حل کے طریقہ کار نے خاص طور پر خاندانی تنازعات، وراثت، بچوں کی تحویل، اور صنفی بنیاد پر تشدد کے مقدمات میں اہمیت حاصل کی ہے۔

ان معاملات میں خواتین ثالثوں کی شمولیت اسلامی تصورِ عدل و احسان کی عملی شکل بن کر سامنے آتی ہے، کیونکہ خواتین ثالث تنازعے کو صرف قانونی زاویے سے نہیں بلکہ نفسیاتی، سماجی، اخلاقی، اور خاندانی تناظر میں دیکھتی ہیں، جو اسلام کے تصورِ رحمت اور مسئولیت سے ہم آہنگ ہے۔

[35] Aatir Rizvi, Alternative Dispute Resolution (ADR) in Pakistan: Bridging Gaps to Ensure Justice.
[36] Surah An-Nahl, Ayat 90.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے بہتر ہو۔"[37]

یہ حدیث خاندانی سطح پر انصاف، حسنِ سلوک، اور ذمہ دارانہ رویے کو دینی فضیلت قرار دیتی ہے، اور اس امر کو تقویت دیتی ہے کہ خواتین کا خاندانی تنازعات میں ثالثی کا کردار نہ صرف سماجی طور پر مؤثر بلکہ دینی طور پر بھی جائز اور مطلوب ہے۔

نتائج سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ متبادل تنازعات کے حل (ADR) کے نظام میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شمولیت نہ صرف پاکستان میں انصاف تک رسائی کے عملی خلا کو پُر کر رہی ہے بلکہ ایک مؤثر اور صنفی حساس عدالتی متبادل بھی فراہم کر رہی ہے۔ خواتین کی ADR میں شمولیت براہِ راست SDG-5 (Gender Equality) کے اس ہدف سے ہم آہنگ ہے جو خواتین کو فیصلہ سازی، قانونی عمل، اور انصاف تک مساوی رسائی فراہم کرنے پر زور دیتا ہے، خصوصاً خاندانی تنازعات، وراثت، اور صنفی بنیاد پر تشدد جیسے حساس معاملات میں۔ اسی طرح، خواتین ثالثوں کا جامع اور انسان دوست طرزِ عمل SDG-16 (Peace, Justice and Strong Institutions) کے تحت انصاف تک مؤثر رسائی، جامع ادارہ جاتی ردِ عمل، اور پائیدار امن کے قیام کو مضبوط بناتا ہے۔

مزید برآں، خواتین ثالثی میں مسئلے کو محض قانونی تنازع کے طور پر نہیں بلکہ اس کے نفسیاتی، سماجی اور اخلاقی اثرات کے تناظر میں دیکھتی ہیں، جو اسلامی تصورِ **عدل و احسان** سے گہری مطابقت رکھتا ہے۔ اس طرح اسلامی اصولِ انصاف اور جدید عالمی ترقیاتی اہداف کے درمیان ایک واضح فکری اور عملی ہم آہنگی سامنے آتی ہے، جو پاکستان میں خواتین کے ذریعے تنازعات کے پُرامن حل کو نہ صرف مذہبی بلکہ عالمی سطح پر بھی مضبوط جواز فراہم کرتی ہے۔

3.5 ادارہ جاتی شمولیت، صنفی تفاوت اور اسلامی ذمہ داری ایک تجزیاتی بحث:

نتائج سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگرچہ پاکستانی خواتین نے نچلی سطح پر تنازعات کے حل، اور امن سازی میں نمایاں

[37] Jami' at-Tirmidhi, Hadith 3895.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

کامیابیاں حاصل کی ہیں، تاہم اعلیٰ سطحی امن، سکیورٹی اور فیصلہ سازی کے اداروں میں صنفی تفاوت اب بھی برقرار ہے، جو نہ صرف SDG-16 کے تقاضوں بلکہ اسلامی اصولِ امانت اور اہلیت سے بھی متصادم ہے۔ قرآن مجید فیصلہ سازی اور ذمہ داری سونپنے کا معیار صنف نہیں بلکہ اہلیت، دیانت اور اثر پذیری کو قرار دیتا ہے:

إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ [38]

یہ اصول اس بات کی واضح دلیل فراہم کرتا ہے کہ خواتین کو ادارہ جاتی سطح پر نظر انداز کرنا اسلامی تصورِ عدل کے خلاف ہے۔

تحقیقی شواہد ظاہر کرتے ہیں کہ ADR کے فروغ نے خواتین وکلاء اور قانونی ماہرین کے لیے نئے مواقع پیدا کیے ہیں، جہاں وہ صنفی انصاف کے عزم کے ساتھ مؤثر کردار ادا کر رہی ہیں۔

The Asia Foundation جیسی تنظیموں کی جانب سے خواتین ججوں اور وکلاء کے لیے ADR کی تربیت اور اسے تعلیمی نصاب میں شامل کرنے کی کوششیں اس ادارہ جاتی خلا کو کم کرنے کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ اسی طرح، صنفی حساس انصاف کے فروغ کے لیے ریاستی سطح پر ماڈل پولیس اسٹیشنوں میں لیڈی شکایات یونٹس کا قیام خواتین کو انصاف تک محفوظ اور باوقار رسائی فراہم کرتا ہے۔[39]

3.6 ادارہ جاتی شمولیت میں موجود صنفی تفاوت اور اسلامی تناظر:

اگرچہ متبادل تنازعات کے حل (ADR) اور نچلی سطح پر امن سازی میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ ہوا ہے، تاہم اعلیٰ سطحی سکیورٹی اور فیصلہ ساز اداروں میں صنفی تفاوت اب بھی ایک نمایاں چیلنج ہے۔ پاکستانی خواتین امن دستوں نے اقوام متحدہ کے مشنوں میں اپنی انتظامی اور تزویراتی قابلیت کا لوہا منوایا ہے، لیکن ملک کے قدامت پسند حصوں میں گہرے سماجی و ثقافتی اصول آج بھی خواتین کی عوامی میدان میں نقل و حرکت اور کردار کو محدود کرتے ہیں۔

پائیدار ترقی کے ہدف (SDG-16) کی مکمل کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ سکیورٹی اور امن کے فیصلہ سازی کے عمل میں اس تفاوت کو ختم کر کے خواتین کی بامعنی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے۔

---

[38] Surah Al-Qasas, Ayat 26.
[39] Alternative Dispute Resolution in Pakistan: An Implementation Perspective.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

یہاں ایک اہم تجزیہ یہ سامنے آتا ہے کہ خواتین کو کمیونٹی کی سطح پر جو سماجی 'ساکھ' اور اعتماد حاصل ہوتا ہے، وہ ایک ایسا منفرد فائدہ ہے جو بسا اوقات رسمی ریاستی اداروں کو بھی میسر نہیں ہوتا۔ لہٰذا، مرکزی امن عمل کو موثر بنانے کے لیے غیر رسمی 'ساکھ' کو رسمی 'مینڈیٹ' کے ساتھ جوڑنا ناگزیر ہے، تاکہ ریاست ان مقامی خواتین کی قیادت میں کام کرنے والی تنظیموں کو ادارہ جاتی طور پر بااختیار بنائے جنہوں نے پہلے ہی عوامی اعتماد جیت لیا ہے۔

خواتین کی اس تزویراتی بصیرت کی بہترین تاریخی مثال صلح حدیبیہ کے موقع پر ملتی ہے، جب صحابہ کرامؓ شدید اضطراب کا شکار تھے تو نبی کریم ﷺ نے ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ کے مشورے پر عمل کیا، جس کے نتیجے میں ایک بڑا بحران پُرامن طور پر حل ہوا[40]۔ یہ واقعہ اس حقیقت کا ثبوت ہے کہ خواتین کی رائے اور حکمتِ عملی تنازعات کے حل میں نہ صرف قابل قبول ہے بلکہ فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے۔

قرآنِ کریم کی آیت

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ [41]

اسی اجتماعی ذمہ داری (Collective Responsibility) کے تصور کو تقویت دیتی ہے، جو جدید امن مشنوں، اور ادارہ جاتی امن سازی میں خواتین کی شمولیت کے لیے ایک مضبوط اسلامی جواز فراہم کرتی ہے۔

ADR یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ:

اہم ترین ریاستی اور مذہبی معاملات میں خواتین کی رائے نہ صرف لی جاسکتی ہے بلکہ اسے ترجیح بھی دی جاسکتی ہے۔

خواتین کی سیاسی بصیرت:

3.7 بحران کا انتظام: (Crisis Management)

خواتین پیچیدہ نفسیاتی اور سماجی حالات میں مردوں سے مختلف لیکن زیادہ مؤثر حل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

اسلامی جواز۔ یہ حدیث آج کے دور میں امن سازی اور فیصلہ سازی کے اداروں میں خواتین کی شمولیت کے لیے سب

40 Sahih al-Bukhari, Hadith 2731.
41 Surah At-Tawbah, Ayat 71.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

سے بڑی شرعی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

حصہ چہارم: ساختی، عملی اور ثقافتی رکاوٹیں: ایک تجزیاتی مطالعہ:

پاکستان میں خواتین کی امن سازی اور انصاف کے عمل میں شرکت کو مضبوط بنانے کی راہ میں کئی پیچیدہ رکاوٹیں حائل ہیں، جن کا خاتمہ SDG-5 (صنفی مساوات) اور SDG-16 (امن اور انصاف) کے حصول کے لیے ناگزیر ہے۔[42]

4.1 عدالتی نظام میں ادارہ جاتی رکاوٹیں اور 'عدل' کا اسلامی تصور:

قانونی چیلنجز: قانونی شعبے میں خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باوجود، قیادت کے عہدوں پر مردوں کا غلبہ برقرار ہے۔ رسمی نظامِ انصاف کی طوالت اور بھاری اخراجات خواتین اور کمزور طبقات کے لیے انصاف تک رسائی کو ناممکن بنا دیتے ہیں۔[43]

اسلامی نکتہ نظر: اسلام 'عدل' کے قیام کو ریاست کی اولین ذمہ داری قرار دیتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: "اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔[44] نظامِ انصاف کی سستی اور رکاوٹیں اس قرآنی حکم کی خلاف ورزی ہیں، جو بالآخر خواتین کو غیر قانونی روایتی نظاموں کی طرف دھکیلتی ہیں۔

4.2 پدرسری نظام اور روایتی جرگہ (ثقافت بمقابلہ شریعت):

ثقافتی جبر: بعض علاقوں میں رائج روایات جیسے کہ 'سوارہ' یا 'ونی' (خواتین کو تنازعات کے بدلے بطور معاوضہ دینا) خواتین کی ایجنسی کی نفی کرتے ہیں۔ جرگہ جیسے نظام فوری حل تو دیتے ہیں، لیکن اکثر خواتین کے حقوق کی قیمت پر۔

اسلامی تردید: اسلام نے دورِ جاہلیت کی ان تمام روایات کو ختم کیا جہاں خواتین کو 'شے' سمجھ کر فیصلے کیے جاتے تھے۔[45] صلح حدیبیہ میں حضرت اُمِ سلمہؓ سے مشورہ لینا اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام امن سازی میں خواتین کی 'عقلی اور

---

[42] "UN Women. (2020)."
[43] "Women, Peace, and Security in Pakistan."
[44] Surah An-Nisa, Ayat 58
[45] Surah An-Nisa, Ayat 19

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

تزویراتی 'شرکت کو تسلیم کرتا ہے،[46]نہ کہ انہیں قربانی کا مہرہ بنانے کو

4.3 انتہاپسندی اور سماجی نقل و حرکت کی پابندیاں:

عملی رکاوٹیں: تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں عسکریت پسندی نے خواتین کے تعلیمی اور معاشی حقوق کو نشانہ بنایا ہے، جس سے ان کی امن سازی میں شرکت مزید محدود ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ سرکاری اداروں میں بھی خواتین کی نقل و حرکت پر سماجی دباؤ برقرار رہتا ہے۔[47]

تجزیاتی ربط: قرآنی تعلیمات کے مطابق، مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے "اولیاء" (مددگار/محافظ) ہیں[48]۔ یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ عوامی میدان اور سماجی اصلاح میں خواتین کی شرکت کوئی 'مغربی ایجنڈا' نہیں بلکہ ایک دینی فریضہ اور اجتماعی ذمہ داری ہے۔

4.4 پالیسی سازی میں نفاذ کا فقدان(WPS/SDG Gaps):

ادارہ جاتی خلا: اقوام متحدہ کی قرارداد 1325(WPS) اور قومی ایکشن پلان(NAP) پر عملدرآمد کی سست روی ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ نچلی سطح پر کام کرنے والی خواتین کی کامیابیوں کو قومی پالیسیوں کا حصہ نہیں بنایا جاتا۔

حکمتِ عملی کی ضرورت: مرکزی دھارے کے امن عمل میں خواتین کی شمولیت کے لیے ضروری ہے کہ ان کی 'سماجی ساکھ' کو سرکاری 'مینڈیٹ' کے ساتھ جوڑا جائے۔ ریاست کو ان مقامی تنظیموں کی پشت پناہی کرنی چاہیے جو پہلے ہی کمیونٹی کا اعتماد جیت چکی ہیں۔

خلاصہ کلام (اہم نکات):

1. **عدل تک رسائی:** سستا اور فوری انصاف فراہم کرنا SDG-16 اور اسلامی شریعت دونوں کا تقاضا ہے۔
2. **ثقافتی اصلاح:** جرگہ جیسے روایتی نظاموں کو اسلامی اصولوں اور ملکی قانون کے تابع بنانا ضروری ہے تاکہ خواتین کا استحصال ختم ہو۔

---

[46] Sahih al-Bukhari, Hadith 2731.
[47] Women, Peace, and Security Index 2023/24).
[48] Surah At-Tawbah, Ayat 71.

3. **بامعنی نمائندگی:** خواتین کو محض علامتی طور پر نہیں، بلکہ حضرت اُم سلمہؓ کی سنت کی پیروی میں تزویراتی فیصلہ سازی میں شامل کیا جائے۔

4. **ریاستی ذمہ داری:** پالیسی سازی میں موجود صنفی تفاوت کو دور کرنا ایک 'امانت' ہے جس کی ادائیگی میں کوتاہی پائیدار امن کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

حصہ پنجم: نتائج اور جامع پالیسی سفارشات:

5.1 مرکزی نتائج اور علمی خلاصہ:

تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستانی معاشرے میں تنازعات کے حل میں خواتین کی شمولیت محض ایک اخلاقی یا صنفی تقاضا (SDG-5) نہیں ہے، بلکہ پائیدار امن (SDG-16) کے حصول کے لیے ایک عملی اور فیصلہ کن ضرورت ہے۔

سماجی ساکھ بمقابلہ رسمی طاقت۔ خواتین کا سب سے بڑا اثاثہ حکومتی مینڈیٹ کے بجائے مقامی سطح پر حاصل کردہ 'اعتماد' اور 'صداقت' ہے، جو انہیں متحارب گروہوں اور سماجی سطح پر اثر و رسوخ فراہم کرتا ہے۔

ساختی رکاوٹ انصاف۔ برائے سب 'کا ہدف تب تک ادھورا ہے جب تک روایتی غیر قانونی نظام (جیسے جرگہ) موجود ہیں، جو اکثر اسلامی اصولوں اور خواتین کے بنیادی انسانی حقوق سے متصادم ہوتے ہیں۔

5.2 پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) اور اسلامی اقدار پر مبنی سفارشات:

تحقیقی نتائج کی بنیاد پر درج ذیل پالیسی اقدامات تجویز کیے جاتے ہیں:

فیصلہ سازی میں بامعنی شرکت (SDG-5) اور اصولِ شوریٰ:

ریاستی سیکیورٹی اداروں اور امن کمیٹیوں میں خواتین کی نمائندگی کو محض کوٹہ تک محدود رکھنے کے بجائے 'فیصلہ سازی' کے عمل میں شامل کیا جائے۔

اسلامی تعلیمات:

قرآن کریم کا اصول ہے:[49] "اور ان کے معاملات باہمی مشورے سے چلتے ہیں"

صلح حدیبیہ کے نازک موقع پر نبی ﷺ کا اپنی زوجہ محترمہ حضرت اُمّ سلمہؓ کے مشورے پر عمل کرنا ثابت کرتا ہے کہ تزویراتی معاملات میں خواتین کی رائے فیصلہ کن اہمیت رکھتی ہے

پالیسی اقدام :

UNSC قرارداد 1325 کے تحت قومی ایکشن پلان (NAP) کو باقاعدہ فنڈنگ کے ساتھ نافذ کیا جائے تاکہ خواتین امن سازوں کو ریاستی سرپرستی مل سکے۔

5.3 ADR نظامِ عدل کی مضبوطی (SDG-16) اور اصولِ عدل:

کے نظام میں خواتین ثالثوں (ADR) متبادل تنازعات کے حل کی شمولیت کو قانونی تحفظ دیا جائے۔ (Mediators)

اسلامی تعلیمات:

" جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو[50]"

انصاف کی فراہمی میں صنف کی بنیاد پر رکاوٹ پیدا کرنا اسلامی روح کے خلاف ہے۔

پالیسی اقدام:

مقامی سطح پر 'کمیونٹی ڈسپیوٹ ریزولیوشن کونسلز' میں خواتین وکلاء اور ججز کی لازمی تعیناتی کو یقینی بنایا جائے تاکہ **خواتین سائلین** کے لیے انصاف تک رسائی آسان ہو۔

5.4 غیر شرعی روایات کی بیخ کنی (SDG-16) اور انسانی وقار:

جرگہ اور پنچایت کے ان تمام فیصلوں پر سخت قانونی پابندی لگائی جائے جو عورت کو 'ملکیت' یا 'تلافی کا ذریعہ' قرار دیتے ہیں۔

---

[49] Surah Ash-Shura, Ayat 38.
[50] Surah An-Nisa, Ayat 58.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

قرآن نے واضح طور پر منع فرمایا :

"اے ایمان والو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کو ورثے (ملکیت) میں لے لو[51] "

'سوارہ' اور 'ونی' جیسی روایات صریحاً اسلام کے تصورِ تکریمِ نسواں کے خلاف ہیں۔

پالیسی اقدام:

تمام روایتی نظاموں کو اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں اور اسلامی انسانی حقوق کے فریم ورک کا پابند بنایا جائے۔

5.4 کمیونٹی لیڈرشپ اور سماجی ایجنسی (SDG 5) :

مقامی سطح پر انتہا پسندی کے خلاف اور امن کے لیے کام کرنے والی خواتین کارکنوں کو سماجی تحفظ اور وسائل فراہم کیے جائیں۔

قرآن کریم کے مطابق مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے "اولیاء" (مددگار و محافظ) ہیں۔[52]

یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ سماجی اصلاح اور امن کا قیام دونوں اصناف کی مشترکہ دینی ذمہ داری ہے۔

پالیسی اقدام:

خواتین کی قیادت میں چلنے والی سماجی تنظیموں کو طویل مدتی فنڈنگ فراہم کی جائے تاکہ وہ نچلی سطح پر امن سازی جاری رکھ سکیں۔

5.5 اختتامیہ (Conclusion)

پاکستان میں تنازعات کے حل اور امن سازی کے عمل میں خواتین کی شراکت محض ایک ضرورت نہیں بلکہ ایک فیصلہ کن تزویراتی قوت (Strategic Force) ہے۔ تحقیق سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ پائیدار امن کا خواب اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک ریاستی ادارے مقامی سطح پر خواتین کے حاصل کردہ اعتماد اور ان کی بصیرت کو باقاعدہ ادارہ جاتی شکل نہ دیں۔

اسلامی اصولِ عدل، سنتِ نبوی ﷺ (جیسے صلح حدیبیہ میں حضرت اُمّ سلمہؓ کا کردار) اور عالمی پائیدار ترقی کے اہداف

[51] Surah An-Nisa, Ayat 19.
[52] Surah At-Tawbah, Ayat 71.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNA
Vol. 11, No. 2 || July-December 2025|| P. 99-119
https://doi.org/10.29370/siarj/issue21urduar4

(SDGs) کا باہمی سنگم ایک ایسے فریم ورک کی بنیاد رکھتا ہے جو خواتین کو 'مظلوم صنف' کے بجائے 'امن ساز (Peacebuilders) کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔

مستقبل کا پُر امن، منصفانہ اور مستحکم پاکستان اسی صورت ممکن ہے جب خواتین کی ان گراں قدر کوششوں کو قومی فیصلہ سازی کے دھارے میں شامل کیا جائے اور انہیں قانونی و مالی طور پر بااختیار بنایا جائے۔ ان مقامی کوششوں کو رسمی مینڈیٹ فراہم کرنا ہی معاشرتی ہم آہنگی اور حقیقی انصاف کے قیام کا واحد راستہ ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)